بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۵ رجب ۱۳۹۲ھ ۱۶ ظہور ۱۳۵۱ہش ۱۶ اگست ۱۹۷۲ء	نمبر ۱۸۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

ہر ایک خوف اور محبّت معرفت سے ہی حاصل ہوتی ہے

معرفت حاصل نہیں ہو سکتی جب تک خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو

"اصل حقیقت یہ ہے کہ کوئی انسان نہ تو واقعی طور پر گناہ سے نجات پا سکتا ہے اور نہ سچے طور پر خدا سے محبّت کر سکتا ہے اور نہ جیسا کہ حق ہے اس سے ڈر سکتا ہے۔ جب تک کہ اسی کے فضل اور کرم سے اس کی معرفت حاصل نہ ہو اور اس سے طاقت نہ ملے اور یہ بات نہایت ظاہر ہے کہ ہر ایک خوف اور محبّت معرفت سے ہی حاصل ہوتی ہے، دُنیا کی تمام چیزیں جن سے انسان دِل لگاتا ہے اور ان سے محبّت کرتا ہے یا ان سے ڈرتا ہے اور دُور بھاگتا ہے۔ یہ سب حالات انسان کے دِل کے اندر معرفت کے بعد ہی پیدا ہوتے ہیں۔ ہاں یہ سچ ہے کہ معرفت حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو۔ اور فضل کے ذریعہ سے معرفت آتی ہے۔ تب معرفت کے ذریعہ سے حق بینی اور حق جوئی کا ایک دروازہ کُھلتا ہے اور پھر بار بار دَور فضل سے ہی وہ دروازہ کُھلا رہتا ہے اور بند نہیں ہوتا۔

غرض معرفت فضل کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے اور پھر فضل کے ذریعہ سے ہی باقی رہتی ہے۔ فضل معرفت کو نہایت مصفّٰی اور روشن کر دیتا ہے اور حجابوں کو درمیان سے اُٹھا دیتا ہے اور نفسِ امّارہ کے لئے گرد و غبار کو دُور کر دیتا ہے اور رُوح کو قوّت اور زندگی بخشتا ہے اور نفسِ امّارہ کو امارگی کی زندان سے نکالتا ہے اور بد خواہشوں کی پلیدی سے پاک کرتا ہے اور نفسانی جذبات کی تند سیلاب سے باہر لاتا ہے تب انسان میں ایک تبدیلی پیدا ہوتی ہے اور وہ ابھی گندی زندگی سے طبعاً بیزار ہو جاتا ہے کہ بعد اس کے پہلی حرکت جو فضل کے ذریعہ سے رُوح میں پیدا ہوتی ہے۔ وہ دُعا ہے۔"

(لیکچر اسلام صفحہ ۲۵، ۲۶)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے بارہ میں ۱۲ ظہور کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ کی صحت و عافیت کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۵ ظہور۔ پرسوں ۱۳ ظہور کو بعد نماز عصر دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے لان میں فضل عمر درس القرآن کلاس کے طلباء کی اختتامی تقریب زیر صدارت محترم چوہدری حمید اللہ صاحب امیر مقامی منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے طلباء سے خطاب فرمایا۔ آخر میں صدر صاحب نے مختصر تقریر فرمائی اور پھر اجتماعی دُعا کرائی۔

کلاس میں شامل ہونے والی طالبات کی اختتامی تقریب ۱۳ ظہور کو بعد نماز عصر دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے لان میں زیر صدارت حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی منعقد ہوئی جس میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا نے طالبات سے خطاب فرمایا۔ یہ تقریب بھی اجتماعی دعا کے ساتھ ختم ہوئی۔ (کسی قدر مفصل رودا د انشاء اللہ آئندہ پیش کی جائیگی)

تحریکِ دُعائے خاص

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا کا مقدس وجود جماعت کی خواتین کے لئے نہایت ہی بابرکت وجود ہے۔ آپ تبدیلی آب و ہوا کیلئے آجکل پشاور میں تشریف فرما ہیں۔ جب سے گئی ہیں آپکی صحت اچھی نہیں رہی۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ آپ کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دردِ دل سے دُعائیں کرتے رہیں۔ آپ سب بہنوں بھائیوں کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھتی ہیں۔ کمزوری طبیعت کے باعث ہر ایک کو جواب نہیں دے سکتیں۔

(خاکسار مریم صدیقہ)

ربوہ میں پاکستان کے یوم آزادی کی مبارک تقریب

چراغاں اور کھیلیں

ربوہ ۱۵ ظہور۔ کل ۱۴ ظہور (اگست) کو ربوہ میں یوم آزادی کی مبارک تقریبات پورے اہتمام سے منائی گئیں۔ دفاتر صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور جملہ دیگر ادارہ جات میں عام تعطیل رہی۔ نماز فجر کے بعد ربوہ کی جملہ مساجد میں پاکستان کی ترقی اور استحکام کے لئے اجتماعی رنگ میں دعائیں کی گئیں۔ (باقی صفحہ ۸)

پبلشر: مسعود احمد؛ پرنٹر: سید عبدالحی؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ؛ قائم مقام ایڈیٹر: شیخ خورشید احمد۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶؍ ظہور ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدمت اور ہمدردی کا قابلِ تعریف کام

حال ہی میں لیاقت پور کے مقام پر ریل کا جو ہولناک حادثہ پیش آیا اس کی بہت سی دلدوز تفصیلات اخبارات میں شائع ہو رہی ہیں جن سے اس حادثہ کی سنگینی واضح ہو جاتی ہے اور اس کے متعدد المناک پہلو سامنے آتے ہیں۔ اخبارات کی اطلاع کے مطابق یہ المناک حادثہ اتنا شدید تھا کہ تیز رو کی دو بوگیاں مال گاڑی سے ٹکرانے کے بعد زمین میں دھنس جانے سے وہاں خاصا بڑا گڑھا پڑ گیا۔ اس وقت گاڑی (تیز رو) کم از کم پچاس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے جا رہی تھی۔ تصادم اتنے زور سے ہوا کہ گاڑی کے انجن اور اگلی چند بوگیوں کے پرخچے اُڑ گئے اور ان کے مختلف حصے انسانی جسموں کے مختلف اعضاء سمیت دُور دُور تک پھیل گئے۔ اتنا خوفناک دھماکہ ہوا کہ اردگرد کی زمین کانپ اُٹھی ایسے معلوم ہوتا تھا کہ گویا ٹرین کو ڈائنامیٹ سے اڑا دیا گیا ہے۔ تیز رو کا انجن اور بوگیاں مست ہاتھی کی طرح ہوا میں بلند ہو کر مال گاڑی کے ڈبوں پر چڑھ گئیں اور مال گاڑی کے ڈبے بتاشے کی طرح چکنا چُور ہو کر زمین بوس ہو گئے۔ بعد میں جب کرین کے ذریعہ تباہ شدہ بوگیوں کو اٹھایا گیا تو ان میں سے خون پانی کی طرح بہ رہا تھا اور جگہ جگہ بدنصیب مسافروں کے جسموں کے ٹکڑے لٹک رہے تھے۔ جو عورتیں اور بچے گاڑی کے مختلف حصوں میں جان کنی کی حالت میں پھنسے ہوئے تھے ان کی دلدوز چیخیں نکل رہی تھیں۔ اس المناک حادثہ میں جو دلخراش مناظر دیکھنے میں آئے اور جو وسیع جانی اور مالی نقصانات ہوئے انہیں دیکھ کر (جیسا کہ ہم ایک گذشتہ پرچہ میں بھی لکھ چکے ہیں) طبعاً قلوب میں رقت اور خشیت پیدا ہونی چاہیئے اور دُنیا کی بے ثباتی کو دیکھتے ہوئے ہمیں استغفار اور توبہ سے کام لیتے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہوئے صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھانا چاہیئے اور آئندہ کے لئے ایسی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں جن کے نتیجہ میں اس قسم کے حادثات کا امکان کم سے کم ہو سکے۔

اس حادثہ کے موقع پر ایک خوشکن امر بھی ظاہر ہوا۔ اور وہ یہ کہ جن لوگوں کے سامنے یہ المناک حادثہ پیش آیا انکی اکثریت نے لاشوں کو نکالنے، اُن کی تجہیز و تکفین اور تدفین کے سلسلے میں قابلِ قدر کام کیا اور زخمیوں کی ہر ممکن مدد کرنے کی کوشش کی اور اس طرح اِس ناگہانی آفت کے وقت خدمت کی ایک قابلِ تقلید مثال قائم کی۔ چنانچہ اخبارات میں شائع شدہ کوائف میں بتایا گیا ہے کہ

حادثہ کی اطلاع ملتے ہی لیاقت پور، الہ آباد، خان پور، رحیم یار خان، چن گوٹھ اور دیگر علاقوں کے لوگ جائے حادثہ پر پہنچ گئے۔ فوری طور پر بازار بند ہو گئے قومی رضا کار چندہ جمع کرنے لگے۔ جو دس ہزار روپیہ تک اُسی وقت جمع ہو گیا۔ شہریوں نے گھروں میں دیگیں گوشت اور روٹیاں پکانی شروع کر دیں، دیہاتی اپنے دودھ مارکیٹ میں لے جانے کی بجائے ہسپتال لانے لگے اور زخمیوں کو پلانے لگے۔ کفن دفن کے لئے سینکڑوں گز لٹھا بلا قیمت مہیا کر دیا گیا۔ درزی بلا معاوضہ کفن سینے لگے۔ آرہ مشینیں چلا کر بلا اجرت پھٹے مہیا کئے گئے۔ بدنصیب ٹرین کا سامان (جس میں جاں بحق ہونے والوں کی گھڑیاں اور خواتین کے زیورات اور کپڑے بھی شامل تھے) حفاظت کے ساتھ ایک جگہ جمع کیا گیا۔ بہت سے لوگوں نے زخمیوں کو دینے کے لئے اپنا خون بھی پیش کیا۔

دُکھی انسانیت کی یہ خدمت اور سچی ہمدردی اسلام کی حقیقی روح کے عین مطابق ہے اور اس امر کا ثبوت ہے کہ معاشرہ میں اور افراد میں ہزاروں بگاڑ اور کمزوریوں کے باوجود فطری اور طبعی نیکی اور ہمدردی کا جذبہ آج بھی ہمارے عوام میں موجود ہے۔ اگر اِس جذبہ سے صحیح رنگ میں کام لیا جائے تو ہمارا معاشرہ کئی خرابیوں سے پاک ہو سکتا ہے۔ ہمارے بہت سے ایسے مسائل جو غربت اور افلاس کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں حل کئے جا سکتے ہیں۔

——— خدمت خلق ہر مسلمان کا طرۂ امتیاز ہونا چاہیئے۔ "اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللہ" اسلام کے نزدیک تو تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی عیال میں شامل ہے جس کی خدمت اور ہمدردی ہر مومن کا فرض ہے۔ رسول مقبول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ من لا یرحم الناس لا یرحمہ اللہ یعنی جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ میں اور پھر اسلامی تاریخ میں خلق خدا کی بے لوث اور سچی خدمت کی بکثرت تابندہ مثالیں ملتی ہیں۔ ضرورت اِس امر کی ہے کہ ہم انکی پیروی کرتے ہوئے عملی رنگ میں یہ ثابت کر دیں کہ ایک مسلمان کے دِل میں سب سے بڑھ کر بنی نوع انسان کی سچی اور بے لوث ہمدردی اور خدمت کا جذبہ موجزن ہے۔

خدمت اور ہمدردی ایک اسلامی شعار ہے جسے آج دیگر اقوام نے اپنا لیا ہے اور مسلمانوں میں سے بہتوں نے اسے چھوڑ رکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے ذریعہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سُنّت اور حضورؐ کے اسوۂ حسنہ کو دوبارہ دنیا میں زندہ کرنے کا جو اہتمام اللہ تعالیٰ نے اِس زمانہ میں کیا ہے اس کا ایک اہم پہلو خدمتِ خلق بھی ہے جس کا بلند معیار قائم کرنا اور قائم رکھنا ہم سب کا فرض ہے۔ یہ وہ امر ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شرائط بیعت میں شامل فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور نے شرائط بیعت میں نویں شرط یہ تحریر فرمائی کہ:۔

"عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔" (اشتہار ۱۲؍ جنوری ۱۸۸۹ء)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ محض خدا تعالیٰ کی رضاء کی خاطر خلق خدا کی خدمت کرنا جماعتِ احمدیہ میں شامل ہونے کی ایک اہم شرط ہے۔ ہماری جماعت کے تمام افراد کا اور ہمارے سب اداروں اور تنظیموں کا یہ فرض ہے کہ وہ ناگہانی آفات اور حادثات کے وقت بلا امتیاز سب کی خدمت اور ہمدردی کا مثالی نمونہ پیش کریں اور دیگر مسلمان بھائیوں کو بھی ایسا ہی کرنے کی تلقین کریں۔ تاکہ ہمارے ملک میں ایک ایسا معاشرہ قائم ہو سکے جس میں ہر شخص دوسرے کے دُکھ درد میں ہاتھ بٹانے والا ہو اور ظلم کو دُور کر کے انصاف، ہمدردی اور خدمت کا ایسا ماحول پیدا کرنے کے لئے کوشاں ہو۔ جو صحیح اسلامی رُوح کی عکاسی کر رہا ہو۔

احمدی نوجوانوں کی تنظیم خدام الاحمدیہ کو بالخصوص اس کی طرف خاص توجہ کرنا چاہیئے کیونکہ خدمتِ خلق ان کے پروگرام کا ایک اہم حصہ ہے۔ کئی مواقع پر انہوں نے قابلِ تعریف کام کیا ہے لیکن ابھی اس میں اضافہ اور ترقی و اصلاح کی خاصی گنجائش موجود ہے۔ اس سلسلے میں سیّدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا یہ زرّیں ارشاد ہر وقت ہمیں پیشِ نظر رکھنا چاہیئے کہ:۔

"جو لوگ خدمتِ خلق کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کا قُرب اور اُس کا وصال حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ ایسے مواقع پر (سیلاب، زلزلہ یا دیگر آفات پر) اللہ تعالےٰ کی مخلوق کی خدمت کر کے اس کے قرب کو پا لیتے اور اسکی رضاء حاصل کر لیتے ہیں۔"

حضور نے خدام الاحمدیہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"انہیں تو چاہیئے کہ جب بھی وہ سُنیں کہ لوگوں پر کوئی عام مصیبت آگئی ہے وہ اس کو دُور کرنے کے لئے ایسے رنگ میں کام کریں جو دُوسروں سے بہت زیادہ شاندار اور ممتاز ہو۔ ہم صرف اتنی بات پر خوش نہیں ہو سکتے کہ ہمارے خدام نے دُوسرے لوگوں جتنا کام کیا ہے بلکہ ہماری خوشی اور مُسرّت اِس بات میں ہے کہ ہماری جماعت کے خدام الاحمدیہ دوسرے سب نوجوانوں سے زیادہ نمایاں حصّہ خدمت خلق میں لیں۔" (مشعل راہ صفحہ ۳۴۶ و ۳۴۷)

اللہ تعالےٰ ہم سب کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کے مقرر کردہ اصولِ جنگ

(محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد لنڈن)

یہ مقالہ ۱۷ احسان (۱۷ جون ۱۹۷۲ء) کو مجلس ارشاد مرکزیہ کے اجلاس میں پڑھا گیا

اسلام جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ امن صلح اور سلامتی کا دین ہے۔ اس کے بنیادی معتقدات میں فتنہ و فساد، جنگ و جدال کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں کیونکہ یہ امور نہ صرف شرفِ انسانی کی تضحیک کا باعث ہیں۔ بلکہ معاشرہ کی ہر سطح پر خواہ انفرادی ہو یا اجتماعی ملک و ملّت کے لئے خطرناک اور بھیانک مضمرات کے حامل اور امنِ عالم کے لئے انتہائی مہلک ہوتے ہیں۔

تاریخ اسلام کی ورق گردانی سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ رسالت پر جو لوگ ابتداء میں ایمان لائے ان کو کفار اور مشرکین نے انتہائی ظلم و ستم کا تختہ مشق بنایا۔ ایذاء رسانی، دل آزاری، طعن و تشنیع، استہزاء اور تحقیر کا ہر حربہ استعمال کیا۔ بے دردی سے مارا اور پیٹا، اموال غصب کئے، ہلاک و برباد کرنے کے منصوبے بنائے۔ صرف منصوبے ہی نہ بنائے بلکہ بعض صورتوں میں عملی جامہ بھی پہنایا۔ عورتوں کی بے حرمتی کی گئی یہ سب کچھ کس جرم میں؟ محض اس لئے کہ مسلمانوں کو توحید کے اعلان اور خدائے واحد و یگانہ کی عبادت سے روکا جائے۔ یہ سلوک اس کے ساتھ بھی روا رکھا گیا جو صرف مسلمانوں ہی کا آقا اور سردار نہ تھا بلکہ جس کے امین اور معزز ہونے کی شہادت خود کفار اور مشرکین دے چکے تھے اور جسے سونے چاندی کے ڈھیر بادشاہت اور شادی کے لئے خطۂ عرب کی حسین عورت کی پیش کش وہ خود کر چکے تھے۔ اُسے ہر قسم کا دُکھ پہنچایا، پتھر برسا کر لہولہان کیا۔ اس کے قتل کے لئے اعلان کیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فدائیوں میں بڑے اولوالعزم، جری، صاحب اثر و رسوخ صحابہؓ بھی تھے۔ جب مظالم حد سے بڑھے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور بعض دوسرے صحابہؓ نے دربارِ رسالت سے مقابلہ کی اجازت چاہی مگر رحمۃ للعالمین سراپا محبت و اخوت نے فرمایا۔

إِنِّي أُمِرْتُ بِالْعَفْوِ
فَلَا تُقَاتِلُوا۔ (نسائی)

کہ مجھے عفو اور درگذر کا حکم دیا گیا ہے لڑائی مت کرو۔

صحابہؓ بھی مجسم فدائی اور ایثار پیکر تھے ہر قسم کی تکلیف و ذلّت برداشت کی مگر اس ارشاد کی تعمیل میں صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا جو تلوار، گھوڑا پیچھے رہ جانے پر نکل آنے کی عادی تھی وہ انتہائی مظالم، ایذاء رسانی اور اشتعال انگیزی کے باوجود میان میں رہی اور بے مثال صبر اور عفو کا نمونہ دکھایا۔ حبشہ کی طرف ہجرت کی مگر کفار و مشرکین مطمئن نہ ہوئے۔ ۱۲/۱۳ سال کے مظالم سے جب پیمانہ لبریز ہو کر چھلکنے لگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہتے ہوئے مکہ سے نکلے کہ

"اے مکہ تو مجھے ساری بستیوں سے زیادہ عزیز تھا مگر تیرے باشندے مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے"

اور مدینہ تشریف لے گئے مگر کفار و مشرکین جو اسلام اور بانیٔ اسلام کے استیصال کے درپے تھے اب بھی باز نہ آئے ہادیٔ برحق کو گھر سے نکال کر بھی ان کو چین نہ آیا۔ ظلم اور حسد کی آگ جلتی چلی گئی اور انہوں نے مدینہ کے ایک رئیس عبداللہ بن ابی ابن سلول اور اس کے ساتھیوں کے نام ایک خط بھیجا اور لکھا۔

"تم لوگوں نے ہمارے آدمی محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پناہ دی ہے اور ہم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ یا تو تم اس کا ساتھ چھوڑ کر اس کے ساتھ جنگ کرو یا کم سے کم اُسے اپنے شہر سے نکال دو ورنہ ہم اپنا سارا لاؤ لشکر لے کر تم پر حملہ آور ہوں گے اور تمہارے مردوں کو قتل کر ڈالیں گے اور تمہاری عورتوں پر قبضہ کر کے اپنے لئے جائز کر لیں گے" (ابوداؤد)

انہی ایام میں حضرت سعد بن معاذ جو اپنے قبیلہ کے رئیس تھے عمرہ کے لئے مکہ تشریف لے گئے انہیں مکہ میں دیکھ کر ابوجہل کی آنکھوں میں خون اتر آیا اور غضبناک ہو کر حضرت سعدؓ سے یوں مخاطب ہوا!

"کیا تم لوگ یہ خیال کرتے ہو کہ (نعوذ باللہ) اس مرتد (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو پناہ دینے کے بعد تم امن کے ساتھ کعبہ کا طواف کر سکو گے اور تمہارا یہ خیال ہے کہ تم اس کی حفاظت کر سکو گے"

(بخاری)

پھر اُسی زمانہ کی یہ بات ہے کہ حضرت خالدؓ بن ولید کا والد ولید بن مغیرہ جب مرنے لگا تو بے اختیار ہو کر رونے لگ گیا۔ مکہ کے رؤسا نے جو پاس بیٹھے تھے وجہ دریافت کی تو اس نے جواب دیا۔

"کیا تم سمجھتے ہو کہ میں موت کے ڈر سے روتا ہوں واللہ ہرگز ایسا نہیں۔ مجھے تو یہ غم ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دین پھیل جائے اور مکہ بھی اس کے قبضہ میں چلا جائے۔ رؤسائے مکہ نے کہا تم فکرمند نہ ہو۔ ہم اس بات کے ضامن ہوتے ہیں کہ اپنی زندگی میں ایسا نہیں ہونے دیں گے"

(تاریخ الخمیس)

ایک طرف کفار و مشرکین کے یہ عزائم تھے مگر دوسری طرف مسلمانوں کی انتہائی بے کسی کی حالت جو قرآن مجید میں یوں مذکور ہے۔

وَاذْكُرُوا إِذْ أَنْتُمْ
قَلِيلٌ مُسْتَضْعَفُونَ
فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ
أَنْ يَتَخَطَّفَكُمُ
النَّاسُ فَآوَاكُمْ وَ
أَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهِ وَ
رَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ۔

(انفال)

مسلمانو وہ زمانہ یاد کرو جب تم تھوڑے تھے اور ملک میں کمزور سمجھے جاتے تھے اور تمہیں یہ خوف لگا رہتا تھا کہ لوگ تمہیں اُچک کر تباہ نہ کر دیں۔ پھر خدا نے تمہیں پناہ دی (مدینہ میں) اور اپنی نصرت سے تمہاری تائید فرمائی اور تمہارے لئے پاکیزہ رزق کے دروازے کھولے تاکہ تم اس کے شکرگزار بندے بنو۔

غرض جب ایک طرف ظلم، بغض اور شر اور دوسری طرف صبر، عفو اور انکساری انتہا کو پہنچ گئے تو ہجرت کے دوسرے سال اللہ تعالیٰ عرش بریں سے رحمۃ للعالمین پر رجوع برحمت ہوا اور اذن فرمایا:

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ
بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ
اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ
لَقَدِيرٌ الَّذِينَ
أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ
بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا
رَبُّنَا اللَّهُ۔ (حج)

ان لوگوں کو جنگ کی اجازت دی جاتی ہے جن سے بلاوجہ جنگ کی جا رہی ہے۔ کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر قادر ہے وہ ظلم کے ساتھ اپنے گھروں سے نکالے گئے صرف اس بناء پر کہ انہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے۔

اس آیت سے واضح ہے کہ مسلمانوں کو محض اس لئے ان کے گھروں سے نکالا گیا تھا اور ان پر ظلم کئے گئے کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو نہ صرف دفاعی جنگ کی اجازت دی بلکہ تائید و نصرت کی بھی بشارت دی۔ ظاہر ہے کہ جنگ کی اجازت جبر و تشدد کے لئے نہ تھی لوٹ کھسوٹ اور استحصال کے لئے نہ تھی۔ ہوسِ ملک گیری کے لئے نہ تھی نسلی برتری کے لئے نہ تھی۔ خام مال حاصل کرنے اور تیار مال کی کھپت کے لئے منڈیاں تلاش کرنے کے لئے نہ تھی بلکہ محض اور محض ظالم کو ظلم سے روکنے کے لئے تھی۔ ظلم و تعدی پر قدغن لگانے کے لئے تھی پُر امن بقائے باہمی کے لئے تھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَ
لَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ
لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ۔
وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ
ثَقِفْتُمُوهُمْ وَ
أَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ
أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ
أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَ
لَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّى

Digitized by Khilafat Library Rabwah

يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ فَإِنْ
قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ
كَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ۝
فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ
غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ وَقَاتِلُوهُمْ
حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ
وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ فَإِنِ
انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ
إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ ۝ (بقرہ)

اے مسلمانو! اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں مگر زیادتی نہ کرنا کیونکہ زیادتی کرنے والوں کو اللہ پسند نہیں کرتا۔ ان کفار کا جہاں بھی تم سے سامنا ہو اُن سے لڑو اور اس جگہ سے اُن کو نکالو جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا ہے یعنی جہاں بھی وہ تمہارے اثر کو بزور مٹانا چاہیں تم ان کا مقابلہ کرو اور بے شک وہ فتنہ جس کے یہ لوگ مرتکب ہو رہے ہیں وہ قتل سے بھی سخت ہے۔ حرم کے علاقہ میں لڑائی مت کرو لیکن اگر یہ کفار تم سے حرم میں لڑائی کی ابتداء کریں تو تم بھی ان کا مقابلہ کرو کیونکہ ناشکر گذاروں کی یہ سزا ہوتی ہے اور اگر یہ کفار اس سے باز آجائیں تو جان لو کہ اللہ بڑا غفور رحیم ہے۔ اور اے مسلمانو! تم ان کفار سے اُس وقت تک لڑو کہ ملک میں فتنہ نہ رہے اور دین خدا کے لئے ہو جائے یعنی دین کے معاملہ میں سوائے خدا کے اور کسی کا خوف نہ رہے اور اگر یہ کفار جنگ سے باز آجائیں تو تم بھی فوراً رک جاؤ کیونکہ ظالموں کے سوا کسی کے خلاف جنگ جائز نہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے جنگ کے محرکات اور ایسی قیود اور پابندیوں کا وضاحت سے ذکر فرمایا ہے جو جنگ کو پھیلنے کی بجائے محدود رکھتی ہیں اور جنگ کی اباحت دفاع، خود حفاظتی، مسلمانوں کو مظالم اور تباہی سے بچانے کے لئے، فتنہ دور کرنے کے لئے اور ملک میں امن قائم کرنے کے لئے دی ہے۔ (باقی)

تربیتی و تبلیغی اجتماعات

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب اختر مربی ضلع ڈیرہ غازیخاں

گزشتہ ماہ خاکسار اور مکرم مولوی عبدالواحد صاحب معلم اصلاح و ارشاد مقیم تونسہ شریف نے ضلع ڈیرہ غازیخاں کی متعدد جماعتوں کا دورہ کیا۔ جہاں تربیتی و تبلیغی اجتماعات منعقد کئے گئے۔

مورخہ ۱۹ وفا/جولائی کو بستی سہانی کے ایک احمدی دوست ماسٹر عبدالجبار صاحب نے اپنے ہاں ایک جلسہ کا اہتمام کیا۔ جس میں احباب جماعت کے علاوہ متعدد غیر از جماعت احباب بھی شریک ہوئے۔ جلسہ میں محترم مولوی عبدالواحد صاحب اور ماسٹر عبدالجبار صاحب کے علاوہ خاکسار نے "افریقہ میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر تقریر کی۔ جلسہ رات ۹½ بجے سے ۱۱ بجے تک جاری رہا۔

مورخہ ۲۳ وفا بعد نماز عشاء بستی سہرانی کی مسجد احمدیہ میں زیر صدارت محترم حاجی محمد نقاد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بستی سہرانی ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ مردوں کے علاوہ کثیر تعداد میں عورتیں بھی شریک جلسہ ہوئیں۔ محترم مولوی عبدالواحد صاحب نے "نماز اور مالی جہاد" پر اور خاکسار نے "بد رسومات کے خلاف جہاد" پر تقریر کی۔ آخر میں صدر صاحب نے احباب کو بعض تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔

مورخہ ۲۴ وفا/جولائی کو اسی بستی سہرانی کے پریذیڈنٹ صاحب کے بچہ کا عقیقہ تھا اس تقریب کو ایک تبلیغی جلسہ کی شکل دے دی گئی۔ احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت احباب کو بھی مدعو کیا گیا۔ چنانچہ جلسہ میں محترم مولوی عبدالواحد صاحب اور ماسٹر عبدالجبار صاحب نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت حضرت مسیح موعودؑ پر اور خاکسار نے "جماعت احمدیہ اور خدمت اسلام" کے موضوع پر تقریر کی۔ یہ جلسہ ۳½ بجے بعد دوپہر سے ۵ بجے تک جاری رہا۔

مورخہ ۲۶ وفا/جولائی کو بستی احمد پور میں بعد نماز عشاء ایک احمدی دوست مکرم غلام مصطفیٰ صاحب کے مکان پر تربیتی جلسہ ہوا۔ جس میں بستی کے قریباً تمام احمدی احباب (مرد و زن بچے) نے شرکت کی۔ خاکسار اور مولوی عبدالواحد صاحب نے مختلف تربیتی مواضیع پر تقاریر کیں۔

مورخہ ۲۷ وفا/جولائی کو اس بستی (احمد پور) کے احباب نے ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا۔ جس میں متعدد غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔ خاکسار نے "جماعت احمدیہ اور خدمت قرآن" اور محترم عبدالواحد صاحب نے "سیرت آنحضرت صلعم" پر تقاریر کیں۔ اجلاس سوا تین بجے بعد دوپہر سے پونے پانچ بجے تک جاری رہا۔

مورخہ ۳۰/۳۱ وفا/جولائی کو بستی شرف دین میں دو تربیتی جلسے منعقد کئے گئے۔ جن میں خاکسار نے مختلف تربیتی مواضیع پر تقاریر کیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام جماعتوں کے دوستوں کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے ہمارے ساتھ تعاون فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان اجتماعات کو احمدی جماعتوں اور دوستوں کے لئے باعث برکت کرے۔ اور ان کو نیک نتائج پیدا کرے۔ آمین۔

سالانہ امتحانات مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے احمدی نوجوانوں کے دینی علوم کے معیار کو بلند کرنے کے لئے مرکزی امتحانات کا پروگرام بنایا ہے۔ یہ امتحانات چھ درجات میں منقسم ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قائدین کا فرض ہے کہ وہ اپنی مجالس کے خدام کو بار بار اس طرف توجہ دلائیں اور اس امر کی نگرانی کریں کہ خدام ان تمام امتحانات میں شریک ہوں۔

۱۔ ابتدائی

قرآن کریم: یسرنا القرآن اور قرآن مجید ناظرہ پہلا پارہ مع ترجمہ

زبانی یاد کرنے کا حصہ: نماز با ترجمہ اور قرآن کریم کی آخری تین سورتیں مع ترجمہ

حدیث: نبراس المؤمنین

کتب سلسلہ: فتح اسلام۔ تجلیات الٰہیہ۔ ہمارا رسولؐ۔ سیرت مسیح موعود۔ احمدیت کا پیغام۔ احمدی و غیر احمدی میں فرق۔ عام دینی معلومات۔
پورے سیٹ کی رعایتی قیمت ۵۰-۲ ہے۔

۲۔ متقدم

قرآن مجید با ترجمہ: سورۃ آل عمران کے آخر تک۔

حفظ: سورۃ لہب، سورۃ نصر اور سورۃ کافرون معہ ترجمہ۔

حدیث: چالیس جواہر پارے۔

فقہ: فقہ کے ابتدائی مسائل۔

کتب سلسلہ: ضرورۃ الامام۔ ایک غلطی کا ازالہ۔ الوصیت۔ شمائل احمد۔ تعلیمی پاکٹ بک حصہ اول شائع کردہ نظارت اصلاح و ارشاد۔ کتابچہ دینی معلومات (شائع کردہ خدام الاحمدیہ)
پورے سیٹ کی رعایتی قیمت روپے پیسے ۳-۴ ہے

۳۔ مقتصد

قرآن کریم با ترجمہ: سورۃ الانفال کے آخر تک۔

حفظ: سورۃ الکوثر، سورۃ الماعون اور سورۃ القریش معہ ترجمہ

حدیث: احادیث الاخلاق مصنفہ مولوی غلام باری صاحب سیف

کتب سلسلہ: لیکچر لاہور۔ سیرت خیر الرسل۔ دعوۃ الامیر صفحہ ۱۲۶ تک۔ کتابچہ دینی معلومات۔
پورے سیٹ کی رعایتی قیمت سات روپے دس پیسے ہے۔

۴۔ سابق

قرآن کریم با ترجمہ: سورۃ الانبیاء کے آخر تک۔ نیز سورۃ الفیل، سورۃ العصر، سورۃ القارعہ با ترجمہ زبانی یاد کرنا

حدیث: حدیقۃ الصالحین صفحہ ۱۲۷ تک

کتب سلسلہ: کشف الغطاء۔ نشان آسمانی۔ دعوۃ الامیر صفحہ ۱۲۶ سے آگے۔ کتابچہ دینی معلومات۔ پورے سیٹ کی رعایتی قیمت ۱۲/۵۰ روپے

۵۔ فائق

قرآن کریم با ترجمہ: سورۃ الجاثیہ کے آخر تک۔ نیز سورۃ القدر۔ سورۃ التین اور سورۃ الم نشرح با ترجمہ زبانی یاد کرنا۔

حدیث: حدیقۃ الصالحین صفحہ ۱۲۷ سے صفحہ ۲۷۱ تک

کتب سلسلہ: سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔ تین اہم امور۔ خلافت حقہ اسلامیہ۔ مختصر تاریخ احمدیت (شیخ خورشید احمد صاحب) کتابچہ دینی معلومات۔ پورے سیٹ کی رعایتی قیمت دس روپے ہے۔

۶۔ فائز

قرآن کریم با ترجمہ: مکمل قرآن کریم (سورۃ الناس تک) نیز سورۃ الضحیٰ، سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ با ترجمہ زبانی یاد کرنا۔

حدیث: حدیقۃ الصالحین صفحہ ۲۷۱ تا اختتام

کتب سلسلہ: تذکرۃ الشہادتین۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ اسلام کا اقتصادی نظام۔ کتابچہ دینی معلومات۔
زبانی انٹرویو۔

پورے سیٹ کی رعایتی قیمت ۱۱/۴۰

نوٹ: امتحانات کے نصاب کی کتب کے مکمل سیٹ حمید بک ایجنسی ربوہ سے منگوائے جا سکتے ہیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ
— اخبار الفضل —
خود خرید کر پڑھے اور اپنے دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے

39
Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی بچوں کی دینی و دنیوی تربیت کا ضامن عظیم ادارہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج دینی و دنیاوی تعلیم کے مخصوص امتزاج کا حامل ایک ملک گیر اور عزت و وقار کا حامل قومی ادارہ ہے۔ جہاں نہ صرف اندرون ملک کے ہر حصہ بلکہ غیر ممالک سے بھی طلباء آکر تعلیم حاصل کرتے ہیں عنقریب نیا تعلیمی سال شروع ہو رہا ہے۔ فرسٹ ایر میڈیکل۔ نان میڈیکل اور آرٹس میں داخلہ میٹرک کے نتیجہ کے دس روز بعد دس دن کے لئے اور یکم ستمبر کو مزید دس دن بغیر لیٹ فیس جاری رہے گا۔ اس موقع پر احمدی والدین سے گذارش ہے کہ وہ اپنے ذہین اور لائق بچوں کو کالج کی اعلیٰ تعلیم کے لئے مرکز سلسلہ میں بھجوائیں۔ اس بارہ میں حضرت المصلح الموعودؓ کا مندرجہ ذیل ارشاد مبارک احمدی والدین کے پیش نظر رہنا چاہیئے۔

"چاہیئے کہ ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے کو داخل کرائے اور اس بارہ میں لڑکے کی مخالفت کی پرواہ نہ کرے تاکہ دینیات کی تعلیم ساتھ ساتھ ملتی رہے (الفضل ۳ ستمبر ۱۹۴۹ء)

تعلیم الاسلام کالج میں ایف اے، ایف ایس سی (میڈیکل و نان میڈیکل) اور بی اے۔ بی ایس سی کے علاوہ ایم اے عربی اور [illegible] کی تدریس کا نہایت اعلیٰ انتظام ہے۔ مزید خصوصیات یہ کہ (۱) ممبران سٹاف طلباء کی انفرادی بہبود میں ذاتی دلچسپی لیتے ہیں اور ٹیوٹوریل سسٹم رائج ہے (۲) اخراجات دوسرے کالجوں کی نسبت کم ہیں (۳) میٹرک میں ۶۰ فیصد سے زائد نمبر لینے والے طلباء کو حسب گنجائش فیس کی مراعات دی جاتی ہے (۴) صاف ستھرا اور پاکیزہ ماحول (۵) فضل عمر ہوسٹل کی سہولتیں۔ پنجوقتہ نماز باجماعت۔ نماز فجر اور عشاء کے بعد قرآن مجید، حدیث شریف اور کتب حضرت مسیح موعودؑ کا درس باقاعدہ دیا جاتا ہے۔ المختصر دینی و دنیاوی تعلیم کے مخصوص امتزاج کے حامل عظیم ادارہ میں داخل کر کے احمدی والدین اپنے بچوں کو مرکز سلسلہ میں رہنے اور تربیت پانے کے بہترین مواقع مہیا کر سکتے ہیں۔ (پرنسپل)

راولپنڈی میں جلسہ تحریک جدید

احمدیہ دارالمطالعہ مری روڈ راولپنڈی میں ۷ جولائی ۷۲ء کو بعد نماز عشاء زیر صدارت مکرم جناب عبدالغنی رشیدی صاحب قائم مقام امیر مقامی تحریک جدید کا ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں مرکز کی طرف سے مکرم مولوی عبدالوہاب آدم صاحب آف غانا اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل نے بھی شرکت فرمائی تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی عبدالوہاب آدم صاحب نے افریقہ میں اسلام کی حالت اور احمدی مبلغین کی مساعی بسلسلہ اشاعت اسلام کا ذکر فرما کر متعدد ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ اس طرح آپ نے افریقہ میں حقیقی اسلام کی مقبولیت اور تبلیغ کو تیز سے تیز کرنے کی طرف احسن رنگ میں توجہ دلائی۔

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے ممالک بیرون میں تبلیغ اسلام کے روح پرور مناظر دکھائے اور ان کے ساتھ تعارفی تقریر میں حاضرین کو آگاہ فرمایا کہ جماعت احمدیہ نے خلافت کی برکت سے مختصر سے عرصہ اور معمولی سی پونجی کے ساتھ کئی زبانوں میں تراجم قرآن مجید کی اشاعت اور ساڑھے تین سو سے زائد مساجد کی تعمیر اور جابجا سکول اور ہسپتال قائم کر کے اسلام کی بیش بہا خدمات سرانجام دی ہیں آپ نے یہ ایمان افروز تقریب تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک رہی۔ جو دعا پر اختتام پذیر ہوئی جلسہ میں لاؤڈ سپیکر اور مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تقریب کو ہر طرح بابرکت بنائے آمین۔ (انسپکٹر تحریک جدید متعین راولپنڈی)

اطفال الاحمدیہ ربوہ کا آل ربوہ فٹ بال ٹورنامنٹ

مجلس صحت کی منظوری کے ساتھ مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کا آل ربوہ فٹ بال ٹورنامنٹ مورخہ ۲۸ جولائی بروز جمعۃ المبارک صبح آٹھ بجے شروع ہوا جس میں بارہ ٹیموں نے حصہ لیا ٹورنامنٹ کا افتتاح مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کنوینر مجلس صحت ربوہ نے فرمایا۔ تین روز تک صبح و شام تیرہ میچ ہوئے۔ فائنل میچ میں دارالعلوم غربی نے دارالیمن شرقی کی ٹیم کو ایک گول سے ہرا کر اوّل آنے کا اعزاز حاصل کیا ٹورنامنٹ کے اختتام پر مکرم چوہدری سمیع اللہ سیال صاحب ایم اے مہتمم مقامی نے انعامات تقسیم فرمائے اور اطفال کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اطفال کی کھیلوں کے معیار کو زیادہ سے زیادہ بہتر بنانے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

امراء اور صدر صاحبان کی خدمت میں گزارش

نصرت جہاں ریزرو فنڈ وہ عظیم تحریک ہے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے غلبۂ اسلام کے حصول کے لئے دو سال قبل فرمائی تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنا قدم آگے سے آگے بڑھا رہی ہے۔ اس تحریک کا تیسرا مرحلہ ۳۰ نبوت ۱۳۵۱ ش (۳۰ نومبر ۷۲) کو ختم ہو رہا ہے اس تاریخ تک کردہ وعدہ کنندہ سے کم از کم ۸۰ فی صد وصولی ضرور ہو جانی چاہیئے۔ امراء اور صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ وصولی کے لئے ابھی سے پوری سرگرمی کے ساتھ کوشش شروع کر دیں۔ تاکہ ایک بھی بقایا دار نہ رہ جائے۔ اور جو رقوم وصول ہوں تفصیل کے ساتھ مرکز کو بھجواتے رہیں۔ جزاکم اللہ خیراً

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ۔ ربوہ)

تحریک وقفِ زندگی

تحریک جدید کے مطالبات میں سے ایک اہم مطالبہ وقفِ زندگی ہے آج اسلام اور احمدیت کو ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو دین کی خدمت کے لئے اپنی ساری زندگی قربان کرنے کا عزم رکھتے ہوں۔ یاد رکھیئے کہ جو شخص خدا کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خوشنودی حاصل کرتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود فضل عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اس زمانہ میں نوکریوں کا ملنا بہت مشکل ہو گیا ہے اور اگر کسی کو نوکری ملتی ہے تو معاوضہ اتنا قلیل ملتا ہے کہ گزارہ ہونا مشکل ہو جاتا ہے پس اگر انسان نے تعلیم سے فارغ ہو کر گھر میں بیٹھ کر ہی روٹی کھانی ہے تو کیوں نہیں وہ اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے دین کے لئے وقف کر دیتا اور سمجھ لیتا کہ گھر میں بے کار بیٹھنے سے یہ کروڑ درجے بہتر ہے کہ انسان دین کی خدمت کر کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خوشنودی حاصل کر کے آئندہ آنے والی نسلوں کی دعا حاصل کرتا رہے۔ یہ کتنا بڑا اعزاز ہے جو اسے حاصل ہو سکتا ہے"۔ (الفضل ۸ دسمبر ۱۹۳۸ء)

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

انصار اللہ اور وقف جدید کی اہم ذمہ داریاں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"جماعت سے میں یہ کہتا ہوں کہ جو آدمی وقف جدید کے لئے دیں وہ قابل اور اہل ہونا چاہیئے۔ اور پھر جب آدمی دیں تو ان کو خرچ بھی دیں۔ جتنے زیادہ آدمی دیں گے ان پر اتنا زیادہ خرچ بھی آئے گا۔ اس کے مطابق آپ کو چندہ دینا چاہیئے"۔

قائدین و زعماء کرام انصار اللہ پوری پوری سعی فرمادیں کہ ان کے حلقہ جات میں حقیقی مسابقت کی روح پیدا ہو۔ چندہ جات وقف جدید بلحاظ وعدہ جات معیاری ہوں۔ ادائیگی بروقت ہو معاونین خاص پیدا کرنے کی طرف خاص توجہ دی جائے۔ حضرت المصلح الموعودؓ کے اس ارشاد پر ہر دم نظر رہے۔ کہ

"اے مرے اہل وفا سست کبھی گام نہ ہو"

(نمائندہ وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ)

ضرورت ہے

مسجد احمدیہ ماڈل ٹاؤن کے لئے ایک خادم مسجد کی فوری ضرورت ہے جو سائیکل چلانا جانتا ہو پڑھا لکھا ہو مالی کا کام کرنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔ عمر ۴۰ - ۵۰ تک ہو۔ ریٹائرڈ فوجی یا پولیس میں ہو تو زیادہ اچھا ہو گا۔ مقامی پریذیڈنٹ کی سفارشی چٹھی ضرور ہو۔ معقول تنخواہ = ۱۲۰ روپے

(آغا محمد عبدالرحیم ناظم مسجد احمدیہ E - 5/40 - ماڈل ٹاؤن لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالی ہمت نوجوانوں کی ابتدائی منزلیں تو ہوتی ہیں لیکن آخری منزل کوئی نہیں ہوا کرتی

ایک نہ ختم ہونے والی جدوجہد کے لئے تیار ہو جاؤ اور ہر وقت آگے قدم بڑھانے کی کوشش کرتے رہو

(فرمودہ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

"ہمارے نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ یہ امر ہمیشہ اپنے مدنظر رکھیں کہ اس زمانہ میں سکون موت کا نام ہے۔ جو کھڑا ہوگا وہ مر جائے گا یا پیچھے کی طرف دھکیلا جائے گا جو دوسرا نام موت کا ہی ہے۔ پس انہیں چاہیئے کہ اپنی تعلیم کے ختم کرنے پر وہ ایک منٹ بھی یہ خیال نہ کریں۔ اب شاید ان کے لئے آرام کا وقت آگیا ہے انہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ آرام کا نہیں بلکہ کام کا وقت آگیا ہے۔

جیسا کہ میں اوپر کہہ آیا ہوں اسلامی اصول کے لحاظ سے ہر وقت انسان کے لئے آگے قدم بڑھانا ضروری ہے اور اس کی ترقی اس بات کے ساتھ وابستہ ہے کہ وہ صرف قدم ہی آگے نہ بڑھائے بلکہ اس جہت میں بڑھائے جس جہت کی طرف خدا تعالیٰ کی صفات اشارہ کر رہی ہوں۔ اور اس کا طریق یہ ہے کہ وہ جو کام کریں دعا کر کے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ کر کریں میں خصوصاً ان طلباء کو جنہوں نے کہ یونیورسٹی کی تعلیم ختم کی ہے اور ڈگریاں حاصل کی ہیں ان کے فرض کی طرف توجہ دلاتا ہوں جب انہوں نے تعلیم شروع کی تھی تو انہیں یہ بات معلوم نہ تھی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر بڑے کام کے لئے استخارہ مقرر فرمایا ہے اور شاید اپنے لئے مضامین کا انتخاب کرتے وقت انہوں نے دعاؤں میں کوتاہی کی ہو۔ لیکن اب جبکہ ان کی پہلی منزل ختم ہو گئی ہے اور دوسری منزل شروع ہونے والی ہے جو شاید بہت سی منزلوں کا پیش خیمہ ہوگی۔ تو انہیں چاہیئے کہ وہ اسلام کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق خدا تعالیٰ سے دعا کر کے اپنے لئے راہ عمل تجویز کریں ......

پس میں ان نوجوانوں کو جو تعلیم سے فارغ ہو کر اپنی زندگی کے دوسرے مشاغل کی طرف مائل ہونے والے ہیں کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے قانون کے مطابق سکون حاصل کرنے کی باطل کوشش نہ کرو۔ بلکہ ایک نہ ختم ہونے والی جدوجہد کے لئے تیار ہو جاؤ اور قرآنی منشاء کے مطابق اپنا قدم ہر وقت آگے بڑھانے کی کوشش کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو کہ وہ آپ کو صحیح کام کرنے اور صحیح وقت پر کام کرنے اور صحیح ذرائع کو استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور پھر اس کام کے صحیح اور اعلیٰ سے اعلیٰ نتائج پیدا کرے۔

یاد رکھو کہ تم پر صرف تمہارے نفسوں کی ذمہ داری نہیں تم پر تمہارے اس ادارے کی بھی ذمہ داری ہے جس نے تمہیں تعلیم دی ہے اور اس خاندان کی بھی ذمہ داری ہے جس نے تمہاری تعلیم پر خرچ کیا ہے۔ خواہ بالواسطہ خواہ بلاواسطہ اور اس ملک کی بھی ذمہ داری ہے جس نے تمہارے لئے تعلیم کا انتظام کیا ہے اور پھر تمہارے مذہب کی بھی تم پر ایک ذمہ داری ہے تمہارے تعلیمی ادارے کی جو تم پر ذمہ داری ہے وہ چاہتی ہے کہ تم اپنے علم کو زیادہ سے زیادہ اور اچھے سے اچھے طور پر استعمال کرو۔ یونیورسٹی کی تعلیم مقصود نہیں ہے وہ منزل مقصود کو طے کرنے کے لئے پہلا قدم ہے۔ یونیورسٹی تم کو جو ڈگریاں دیتی ہے وہ اپنی ذات میں کوئی قیمت نہیں رکھتیں بلکہ ان ڈگریوں کو تم اپنے آئندہ عمل سے قیمت بخشتے ہو۔ ڈگری صرف تعلیم کا ایک تخمینی وزن ہے۔ اور ایک تخمینی وزن ٹھیک بھی ہو سکتا ہے اور غلط بھی ہو سکتا ہے...

... پس میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنی نئی منزل پر عزم، استقلال اور علو حوصلہ سے قدم مارو۔ قدم مارتے چلے جاؤ۔ اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے قدم بڑھاتے چلے جاؤ کہ عالی ہمت نوجوانوں کی منزل اول بھی ہوتی ہے۔ منزل دوم بھی ہوتی ہے منزل سوم بھی ہوتی ہے لیکن آخری منزل کوئی نہیں ہوا کرتی۔ ایک منزل کے بعد دوسری اور دوسری کے تیسری وہ اختیار کرتے چلے جاتے ہیں۔ وہ اپنے سفر کو ختم کرنا نہیں چاہتے وہ اپنے رخت سفر کو کندھے سے اتارنے میں اپنی ہتک محسوس کرتے ہیں ان کی منزل کا پہلا دور اسی وقت ختم ہوتا ہے جب کہ وہ کامیاب اور کامران ہو کر اپنے پیدا کرنے والے کے سامنے حاضر ہوتے ہیں اور اپنی خدمت کی داد اس سے حاصل کرتے ہیں جو ایک ہی ہستی ہے جو کسی کی خدمت کی صحیح داد دے سکتی ہے۔

پس اے خدائے واحد کے منتخب کردہ نوجوانو! اسلام کے بہادر سپاہیو ملک کی امیدوں کے مرکز قوم کے سپوتو! آگے بڑھو کہ تمہارا خدا، تمہارا دین، تمہارا ملک اور تمہاری قوم محبت اور امید کے مخلوط جذبات سے تمہارے مستقبل کو دیکھ رہے ہیں + (الفضل ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۲ء)

دعائے مغفرت

میری چچی عزیزہ امۃ الحمید صاحبہ جو عرصہ ۲½ ماہ سے بیمار تھیں ۲۸ جولائی بروز جمعۃ المبارک اس دار فانی سے کوچ کر کے اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز مرحومہ کے جو چھوٹے چھوٹے بچے بغیر والدہ کے رہ گئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور ان کو اپنی حفاظت میں رکھے۔

(غمزدہ۔ قریشی محمد سلیم ایچ ۱۳۲۔ مری روڈ۔ راولپنڈی)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پیشہ ور طبقہ کو ٹیکس میں رعایت دینے کا اعلان

اسلام آباد۔ ۱۵ اگست۔ وزیر خزانہ پاکستان نے چھوٹے صنعت کاروں تاجروں کاروباری طبقے اور پیشہ ور طبقوں کو ٹیکس میں رعایت دینے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ صدر بھٹو نے ان طبقوں کے جائز مطالبات کو قبول کرتے ہوئے ٹیکسوں میں مندرجہ ذیل رعایتیں منظور کی ہیں۔ ۱۔ بجٹ سے پہلے رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ شدہ فرموں کی جو تخصیص تھی وہ بحال کر دی جائے۔ ۲۔ جو مالک اپنے ملازموں کو بلا کرایہ رہائشی سہولتیں کرتے ہیں ان کا اندازہ تیس فی صد کی شرح سے نہیں بلکہ سال گزشتہ کی شرح کے مطابق لگایا جائے گا تاکہ ملازم ہر ماہ کچھ زیادہ ہی کما سکے۔ ۳۔ سرمایہ کاری میں سرمایہ پر ٹیکس کی ۵۰ فی صد کی حد کو اٹھا دیا گیا ہے کیونکہ بعض حالات میں یہ ۵۰ فی صد چھوٹ کی حد رکاوٹ ثابت ہوئی تھی۔

سندھی مہاجر اور پنجابی بھائی بھائی ہیں

سکھر ۱۵ اگست۔ سکھر سے چالیس میل دور ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ مسٹر ممتاز علی بھٹو نے کہا سندھ میں آباد مہاجر پنجابی بھائی ہیں ہم کوئی نقصان پہنچانے کا تصور بھی نہیں کر سکتے ان نے ان عناصر کی مذمت کی جو مختلف تعصبات کو ہوا دے کر بلاوجہ رنجشیں پیدا کر رہے ہیں اور عوام کو خبردار کیا کہ ان کی سیاسی چکر بازی میں ہرگز نہ آئیں۔ مفسد عناصر کے بارہ میں کہا کہ حکومت کسی سیاسی نقصان کی پرواہ کئے بغیر شر پسند اور افتراپردازوں سے اچھی طرح نپٹ لے گی۔

یوگنڈا میں مقیم پاکستانیوں کے مفادات کا حکومت خیال رکھے گی

اسلام آباد ۱۵ اگست۔ ایک سرکاری ترجمان نے بتایا ہے کہ حکومت پاکستان ان پاکستانی باشندوں کے مسئلہ کو انسانی ہمدردی کی اساس پر حل کرنے کی کوشش کر رہی ہے جو یوگنڈا میں مقیم ہیں نیز پاکستانیوں کے بارے میں اعداد و شمار بھی طلب کر رہے ہیں

پاکستان کے یوم آزادی کی مبارک تقریب

(بقیہ صفحہ ۱)

سورج طلوع ہونے پر ٹاؤن کمیٹی ربوہ اور دیگر عمارتوں پر ہوائے پاکستان لہرایا گیا بہت سے لوگوں نے اپنے گھروں پر بھی پاکستان کے جھنڈے لہرائے اور رات کو جملہ دفاتر، مسجد اقصیٰ اور ٹاؤن کمیٹی کی عمارتوں پر بھی بجلی کے رنگ برنگ قمقموں سے چراغاں کیا گیا۔ یوم پاکستان کے سلسلہ میں ۷ اگست سے ۱۵ اگست تک مجلس صحت کے زیر انتظام کھیلوں کا ایک پروگرام بھی ہوا۔ اس سلسلہ میں باسکٹ بال، فٹ بال، کبڈی، والی بال، ہاکی کے دلچسپ میچ ہوئے۔

باسکٹ بال میچ

یوم پاکستان کی تقریبات کے سلسلہ میں آج ساڑھے ۵ بجے شام ریلوے کلب اور ربوہ کے درمیان باسکٹ بال کا ایک دلچسپ میچ کالج گراؤنڈ میں ہو رہا ہے احباب وقت مقررہ پر گراؤنڈ میں پہنچ کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(بشیر احمد کنوینر مجلس صحت)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵